عدت والی عورت کا عید ملنے کے لیے گھر سے نکلنا

مجیب: مولانا محمد سعید عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2838

تاریخ اجراء: 26ذوالحجۃالحرام1445ھ /03جولائی2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میرے شوہر نے مجھے طلاق دے دی ہے اور میں عدت میں ہوں کیا میں عید پر اپنی فیملی سے ملنے کے لیے عدت والے گھر سے باہر جاسکتی ہوں یا کیا میں اس گھر سے ہمیشہ کے لیے منتقل ہو سکتی ہوں؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عورت کو شوہر کے گھر میں ہی عدت گزارنا ضروری ہے اور اس مدت کا خرچہ شوہر کے ذمہ لازم ہے نیز طلاق بائن کی عدت میں یہ بھی ضروری ہے کہ شوہر و عورت میں مکمل پردہ ہو، اسی گھر میں بیوی کی رہائش کا ایسا انتظام ہو کہ کسی قسم کی بے پردگی وغیرہ کا اندیشہ نہ رہے۔

پوچھی گئی صورت میں عورت کے لیے دورانِ عدّت گھر سے نکلنا جائز نہیں ہے، طلاق سے قبل شوہر نے جس مکان میں عورت کو رہائش دی، اس پر عدت ختم ہونے تک اسی مکان میں رہنا واجب ہے، سوائے یہ کہ کوئی عذرِ شرعی ہو۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:" لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَ لَا يَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍؕ "

ترجمہ کنزالایمان: عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں۔" (سورۃ الطلاق، آیت:1)

اس آیت کے تحت حضرت صدرالافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:"عورت کو عدت شوہر کے گھر پوری کرنی لازم ہے نہ شوہر کو جائز کہ مطلقہ کو عدت میں گھر سے نکالے نہ ان عورتوں کو وہاں سے خود نکلنا روا۔" (خزائن العرفان فی تفسیر القرآن، سورہ طلاق، تحت الآیۃ:1)

مبسوط سرخسی میں ہے" الواجب علیھا المقام فی منزل مضاف الیھا، قال اللہ تعالی (لا تخرجوھن من بیوتھن) والإضافۃ الیھا بکونھا ساکنۃ فیہ فعرفنا ان المستحق علیھا المقام فی منزل کانت

ساکنۃ فیہ الی وقت الفرقۃ "یعنی عورت پر اس گھر میں عدت گزارنا واجب ہے جسے عورت کی طرف منسوب کیا جائے، اللہ تعالی نے فرمایا (عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو) اس میں اضافت عورت کی طرف ہے کہ جس گھر میں عورت رہتی ہو پس ہم نے جان لیا کہ عورت پر اس گھر میں قیام کرنا واجب ہے جس میں وہ وقت فرقت تک رہتی تھی۔ (المبسوط للسرخسی، جلد 6، صفحہ 34، الناشر: دار المعرفۃ - بیروت)

درمختار میں ہے: "(وتعتدان) ای: معتدۃ طلاق وموت (فی بیت وجبت فیہ) ولا یخرجان منہ (إلا أن تخرج، أو یتھدم المنزل أو تخاف) انھدامہ أو (تلف مالھا، أو لا تجد کراء البیت) ونحو ذلک من الضرورات "ترجمہ: دونوں یعنی طلاق اور موت کی عدت گزارنے والی عورتیں اسی گھر میں عدت گزاریں جہاں عدت گزارنا واجب ہوئی ہے اور اس گھر سے نہ نکلیں الا یہ کہ انہیں نکال دیا جائے یا گھر گر جائے یا اس کے گرنے کا خوف ہو، یا مال تلف ہونے کا خوف ہو یا گھر کا کرایہ نہ ہو یا اس کی مثل کوئی ضرورت ہو۔ (الدر المختار مع رد المحتار، جلد 3، صفحہ 536، الناشر: دار الفکر - بیروت)

فتاوی خانیہ میں ہے "المعتدۃ عن الطلاق تستحق النفقۃ والسکنی کان الطلاق رجعیا او بائنا او ثلاثا حاملا کانت او لا "ترجمہ: طلاق کی عدت والی عورت نفقہ اور رہائش کی مستحق ہے طلاق رجعی ہو یا بائنہ یا تین طلاقیں ہوں، عورت حاملہ ہو یا غیر حاملہ۔ (الفتاوی الخانیۃ علی ھامش الفتاوی الھندیۃ، فصل فی نفقۃ العدۃ، ج 01، ص 440، کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: "جس عورت کو طلاق دی گئی ہے بہر حال عدت کے اندر نفقہ پائے گی طلاق رجعی ہو یا بائن یا تین طلاقیں، عورت کو حمل ہو یا نہیں۔" (بہار شریعت، ج 02، حصہ 08، ص 263، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہ اَعۡلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم